السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی شخص یہ اعلان کرے کہ وہ کسی دوسرے شخص کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟ اس نے طلاق کے الفاظ نہیں بولے لیکن یہ کہا ہے کہ وہ عنقریب طلاق دے دے گا، اس نے نیت تو کی ہے لیکن کہا نہیں، تو کیا ان کا آپس میں شادی کا بندھن موجود ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ طلاق نہیں ہوگی، کیونکہ جب خاوند نے طلاق کے الفاظ ہی ادا نہیں کیے تو صرف نیت سے ہی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ جمہور علمائے کرام کا یہی قول ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے۔ (فتح الباری(9/394) المغنی(7/121)

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ"

"اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والی اشیاء کو معاف کر دیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا پھر زباں پر نہ لائیں۔" (بخاری(2528) کتاب العتق: باب الخطاء والنسیان فی العتاقة والطلاق ونحوہ مسلم(127) کتاب الایمان: باب تجاوز اللہ عن حدیث النفس والخواطر بالقلب ابوداود(2209) کتاب الطلاق باب فی الوسوسة بالطلاق ترمذی(1183) کتاب الطلاق واللعان باب ما جاء فیمن یحدث نفسہ بالطلاق امراتہ ابن ماجہ(2044) کتاب الطلاق باب طلاق المکرہ والناس نسائی۔ (3434) کتاب الطلاق باب من طلق فی نفسہ ابن حبان (4334) بیہقی(7/298)

اس حدیث کے ایک راوی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

"جب وہ اپنے دل میں ہی طلاق دے تو یہ کچھ بھی نہیں (یعنی اس سے طلاق نہیں ہوتی۔"

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

صرف نیت سے طلاق نہیں ہوتی بلکہ الفاظ کے ساتھ یا لکھ کر واقع ہوتی ہے۔ (فتاویٰ اسلامیہ(3/279)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص424

محدث فتویٰ